احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
# الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۹۳ء | نمبر ۵۹

## اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں

اس دنیا میں بھی بعض حالتیں ایسی آتی ہیں کہ انسان ساری دولتیں بھی لُٹا بیٹھے تو ایک گھونٹ پانی کا نصیب نہیں ہوتا۔ سب کچھ اپنے علاج پر خرچ کر دو تو چین کا ایک سانس میسّر نہیں آتا۔ ساری زندگی خدا کی ہوا کی ناقدری میں گذر گئی اور آخر پر یہ معلوم ہوا کہ جب وقت آیا ہے تو اس وقت اپنی کوشش سے ہوا کے ایک سانس سے بھی مجھے سکون میسّر نہیں آسکتا۔ تو رضائے باری تعالیٰ ہی ہے جس پہ سب زندگی کا انحصار ہے۔ اللہ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسی میں دنیا کی نعمتیں بھی ہیں اور آخرت کی بھی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

## ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

”توبہ کے معنے ہیں ندامت اور پشیمانی سے ایک بُد کام سے رجوع کرنا۔ توبہ کوئی بُرا کام نہیں ہے بلکہ لکھا ہے کہ توبہ کرنے والا بندہ خدا کو بہت پیارا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا نام بھی توّاب ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے گناہوں اور افعالِ بد سے نادم ہو کر پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ اس بد کام سے باز رہنے کا عہد کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رجوع کرتا ہے رحمت سے۔ خدا انسان کی توبہ سے بڑھ کر توبہ کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر انسان خدا کی طرف ایک بالشت بھر جاتا ہے تو خدا اس کی طرف ہاتھ بھر آتا ہے۔ اگر انسان چل کر آتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر آتا ہے۔ یعنی اگر انسان خدا کی طرف توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ بھی رحمت، فضل اور مغفرت میں انتہاء درجہ کا اس پر فضل کرتا ہے، لیکن اگر خدا سے منہ پھیر کر بیٹھ جاوے تو خدا تعالیٰ کو کیا پرواہ۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۸)

## ۲۳ اپریل ۱۹۹۳ء یوم تحریک جدید

مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال ۱۹۹۳ء کا پہلا یوم تحریک جدید ۲۳ اپریل ۱۹۹۳ء منایا جائیگا امراء / صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ اس موقع پر تحریک جدید کے مطالبات کی وضاحت کی جائے اور اس تحریک کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضال الٰہیہ کا ذکر کیا جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

### اعلان نکاح

○ محترمہ محمودہ روبی صاحبہ بنت محترم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں (سابق پرنسپل احمدیہ سکول کمپالا یوگنڈا) نائب ناظر اصلاح وارشاد کا نکاح ہمراہ مکرم محمود لطیف کاہلوں صاحب (حال کینیڈا) ابن محترم چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۹۲ء کو محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

○ مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب والد محترم مکرم چوہدری عبدالجلیل صاحب وڑائچ آف چک نمبر ۱۷ جنوبی سرگودھا مورخہ ۳۰ دسمبر ۹۲ء کو ۹۱ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے اور آپکی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ محترم چوہدری عبدالجلیل صاحب کے والد مکرم چوہدری حیات محمد صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے اور انہوں نے ۱۹۰۳ء میں بیعت کی تھی

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

## ہر نیکی کی جڑ یہ اتّقاء ہے

### اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

”جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہوگا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے۔ جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذّت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان پھلوں کے کھاتے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی، وہ لذّت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ پھل مل نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور اعمالِ صالحہ ان کو سیراب نہ کریں۔ اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ پس ہر نیکی کی جڑ یہ اتّقاء ہے۔ جو شخص تقویٰ کی جڑ نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجا لاتا ہے اسے فائدہ ہی کیا کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔

(از خطبہ فرمودہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

---

**بفضلِ خدا ہر جماعت میں چندہ**

تحریک جدید کے ضمن میں وصولی کی بھرپور کوشش ہو رہی ہو گی۔ جماعتوں کو دعائیہ فہرست سے متعلق مقررہ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان سے درخواست ہے ۲۰ مارچ ۹۳ء سے پہلے مذکورہ فہرستیں بعد تکمیل مرکز میں پہنچانے کا خاص اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ - امان ۱۳۷۲ ہش ۱۰ - مارچ ۱۹۹۳ء

# توبہ ـ مثبت اور منفی

مثبت اور منفی دو متضاد زاوئے ہیں۔ ایک ایک طرف کو جاتا ہے۔ اور دوسرا دوسری طرف کو۔ ایک جمع کا تصوّر دیتا ہے اور دوسرا تفریق کا۔ یوں کہئے کہ ایک بڑھنے کی طرف لے جاتا ہے تو دوسرا گھٹنے کی طرف۔

لیکن توبہ ایک ایسی بات ہے جو مثبت بھی ہے اور منفی بھی۔ یا اس ترتیب کو بدل کر بات کر لیجے۔ کہ منفی بھی ہے اور مثبت بھی توبہ کا تعلق گناہوں سے ہے توبہ کی جاتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ گناہ کا اثر باقی نہ رہے اور آئندہ گناہ سے پرہیز کی توفیق مل جائے۔ یعنی گناہ کو منفی کرنا مقصود ہوتا ہے۔ گناہ کے اثر کو زائل کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ جس طرح صفر کے ایک طرف مثبت ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف منفی۔ کہہ سکتے ہیں کہ توبہ انسان کو صفر پر لے آتی ہے۔ لیکن توبہ کے سلسلہ میں بات اس سے آگے نکل جاتی ہے۔ اگر اس کی کنہہ پر غور کیا جائے تو یہ مثبت بھی ہے اور منفی بھی۔ منفی اس طرح کہ گناہ کا اثر زائل کیا اور مثبت اس طرح کہ گناہ کا اثر زائل کرنا آخری حد نہیں ہے۔ یہاں سے نیکی شروع ہو جاتی ہے اور نیکی مثبت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔

"نت نئے توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبّت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے۔ اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

گویا کہ توبہ نہ صرف گناہ کی معافی کا باعث بنتی ہے بلکہ اس منفی کیفیت سے صفر پر لا کر دوسری طرف سفر شروع کرا دیتی ہے۔ یعنی نیکی کی طرف۔ اور جب انسان نیکی کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے تو پھر اس کے اعمال مثبت ہی مثبت ہونے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت محبت کرنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ نت نئی توبہ کرتے رہو یعنی یہ نہ سمجھو کہ گناہ تو معاف ہو گئے ہیں اب توبہ کی کیا ضرورت۔ توبہ کرتے رہو اور کرتے ہی رہو۔ کیونکہ گناہوں کی معافی کے بعد تو یہ نیکیوں کا حوصلہ دیتی ہے اور اصل بات نیکی کرنا اور کرتے رہنا ہے۔

اللہ کی رحمت کی گھٹا چھائی ہوئی ہے
لگتا ہے کہ جنت سے ہوا آئی ہوئی ہے
مسرور ہے دل تازگی رُوح کے ناطے
آنکھوں نے عقیدت کی قسم کھائی ہوئی ہے

ابو الاقبال

---

میرا آقا جس کی دلداری کرے
ہر کوئی اس کی طرفداری کرے

کوئی ہے اُس کے سوا جو آئے اور
میری ساری دُور بیماری کرے

پھول کو رنگ اور رنگوں کو زباں
بخش دے۔ جب گفتگو پیاری کرے

زیر دستوں کو کرے وہ بالا دست
ناز ہو کر ناز برداری کرے

مُسکرا کر غمزدہ ماحول پر
وہ مسرّت کا نشہ طاری کرے

بکھرا بکھرا ہے قبیلہ ذہن کا
آئے وہ اور آ کے سرداری کرے

روز دل چھیڑے ہے قصّہ ہجر کا
میری پلکیں روز کیوں بھاری کرے

بیٹھ کر قُدسی وہ تختِ ذہن پر
سکّۂ شعر و سخن جاری کرے

عبدالکریم قدسی

## مجاہدینِ تحریک جدید کی تعداد بڑھائی جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ) نے فرمایا۔

"دوسرا خاص قابلِ توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کی تعداد بڑھانا اوّلیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جارہی ہیں۔ خدا ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے۔ اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں جن میں وہ خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔۔۔۔ ہمیں اس بات پر زور دینا چاہیئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۴ نومبر ۱۹۸۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# پہلی عالمگیر جنگ

## مسلمانانِ ہند اور جماعت احمدیہ

انگریزی مملکت کی رعایا ہونے کی وجہ سے مسلمانانِ ہند نے اتحادیوں کا ساتھ دیا اور ہزاروں مسلمانوں نے فوج میں شامل ہو کر شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھلائے خصوصاً ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدر آباد نے انگریزوں کی امداد و اعانت میں اپنی پوری قوت صرف کر دی۔ چنانچہ مولوی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنی کتاب "دولتِ آصفیہ اور حکومت برطانیہ" میں لکھا ہے۔ کہ "اعلیٰحضرت میر عثمان علی خان بہادر مسند آرائے سلطنت ہوئے آپ کے زمام امور ہاتھ میں لینے کے تین ہی سال بعد وہ جنگ عظیم برپا ہوئی کہ جس میں انگریزی حکومت کے لئے زندگی و موت کا سوال در پیش تھا اس نازک وقت میں مسلمانوں کے لئے سلطنت برطانیہ کا وفادار رہنا سب سے زیادہ مشکل تھا کیونکہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت جس کے بادشاہ کو تمام مسلمان اپنا امام (یعنی خلیفۃ المسلمین۔ ناقل) سمجھتے تھے برطانیہ کے خلاف برسرپیکار تھی۔ اور وہ ممالک اعمال جنگ کی زد میں تھے جن کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان کا جزو ایمان تھی۔ لیکن اس موقع پر اعلیحضرت میر محبوب علی خان بہادر نے سلطنت برطانیہ کے ساتھ وہ وفاداری برتی جو اس سلطنت کے تمام دوستوں کی وفاداری سے زیادہ قیمتی اور خود اعلیحضرت کے پیشروؤں کی وفاداریوں پر بھی فائق تھی۔ ایک طرح حضور ممدوح نے اپنے اس اخلاقی و روحانی اثر کو استعمال کیا جو انہیں ہندوستان کے مسلمانوں پر حاصل تھا اور مسلمانوں کو پورے زور کے ساتھ تلقین کی کہ وہ سلطنت برطانیہ کے مواعید پر بھروسہ کر کے اس کی وفاداری پر ثابت قدم رہیں۔ یہ اخلاقی امداد اس قدر مؤثر ہوئی کہ خود انگریزی سلطنت کے اربابِ حل و عقد کو اعتراف ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے جن اثرات کے ماتحت جنگ میں سلطنت کی امداد کی ان میں سب سے زیادہ حصہ اعلیٰحضرت نظام دکن کا تھا۔ دوسری طرف اعلیٰحضرت نے اپنی سلطنت کے تمام ذرائع دولت برطانیہ کے لئے وقف کر دیئے۔ اس سلسلہ میں جو انہوں نے خالص مالی امداد دی اس کی کیفیت ذیل کے اعداد سے ہوتی ہے (اس سے آگے تفصیلی اعداد و شمار دے کر جن کی مالیت کروڑوں روپے تک جا پہنچتی ہے لکھا ہے) کہ دورانِ جنگ میں سرکار عالی کے تمام کارخانے سامانِ حرب کی تیاری کے لئے وقف رہے اور چار سال کی مدت میں انہوں نے ۹ لاکھ روپیہ کا سامان سلطنت برطانیہ کے لئے مہیا کیا۔ اعلیٰ حضرت نے اپنی عزیز رعایا کو ہزاروں کی تعداد میں بھرتی کر کے میدانِ جنگ میں جانیں قربان کرنے کے لئے بھیجا۔ آغاز جنگ سے اختتام تک دولت آصفیہ کی باضابطہ فوج جنگ کی عملی خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ اور اس کا خرچ سرکار نظام نے اپنے خزانہ سے دیا۔ حکومت ہند کی شدید مشکلات کے زمانہ میں ۵۰ لاکھ روپے کی چاندی کی اینٹیں مستعار دے کر اس کی مالی ساکھ کو بحال کیا۔ اور اسی طرح کی بیش قیمت اور مخلصانہ امانتوں کی بدولت یہ سخت وقت سلطنت برطانیہ سے ٹل گیا۔ جس میں اس کا برباد ہو جانا کوئی مشتبہ نہ تھا۔ (دولت آصفیہ اور حکومت برطانیہ صفحہ ۱۶۱ ـ ۱۶۳)

ریاست حیدر آباد کے علاوہ بھوپال، لوہارو، بلوچستان کے نوابوں نے بھی کافی امداد کی۔ شیعانِ ہند کے بعض زعماء نے اعلان کیا کہ "آجکل جو جنگ یورپ میں ہو رہی ہے۔ اس میں ہماری گورنمنٹ انگریزی کے مقابلہ میں سلطان ٹرکی نے بھی خواہ مخواہ جرمنی کی حمایت کی ہے۔ حضور ملک معظم کی گورنمنٹ نے ہر چند کوشش کی کہ سلطان ٹرکی اس جنگ میں شریک نہ ہوں مگر تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ برطانیہ اور سلطان ٹرکی کے درمیان اعلانِ جنگ ہو گیا۔ جہاں تک مجھے علم ہے ہندوستان کے مسلمانوں نے عام طور سے ٹرکی کے شرکت جنگ کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا۔ تمام شیعوں کو اس موقعہ پر پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی مذہبی لڑائی نہیں ہے۔ اور نہ ہمارے مذہب میں آجکل جہاد جائز ہے اور نہ شیعہ سلطان کو امیر المومنین مانتے ہیں اور نہ وہ ہمارے دینی بادشاہ ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی فعل ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ گورنمنٹ انگریزی کی سلطنت تمام مذاہب خصوصاً شیعوں کے لئے سایۂ رحمت ہے اور جو آزادی اس فرقہ کو اس سلطنت میں ہے وہ دنیا کی کسی سلطنت میں میسر نہیں ہے یہاں تک کہ سلطنت ایران میں بھی جو شیعہ سلطنت ہے۔ ہم کو وہ حقوق حاصل نہیں جو آج ہندوستان میں بمقابلہ دیگر مذاہب کے حاصل ہیں۔ لہٰذا اس نازک موقع پر تمام مسلمانوں خصوصاً شیعوں کو گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری اور خیر خواہی پر اسی طرح ثابت قدم رہنا چاہیئے۔ جس طرح کہ اب تک وہ قائم ہیں۔

اگرچہ احمدیہ جماعت اپنے محدود ذرائع اور قلت تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں کے مقابل میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ تاہم اس نے بھی اپنی بساط کے مطابق اپنا فرض ادا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اپنے مقدس بانی کی تعلیم کے ماتحت ایک وفادار شہری کا پورا پورا حق ادا کیا اور حکومت وقت کو اپنی طاقت سے بڑھ کر جان و مال سے مدد پہنچائی۔ اور سیدنا حضرت امام جماعت الثانی نے بھی "انڈین امپیریل ریلیف فنڈ" کے لئے مفصل اپیل فرمائی۔ جس پر قادیان سے بارہ سو روپیہ کے قریب چندہ ہوا۔ یہ سب امداد ایک اصول کے ماتحت تھی اور اگر انگریزوں کے سوا کسی اور کی حکومت ہوتی تو اس کے ساتھ بھی یہی وفاداری کا سلوک کیا جاتا ہے کیونکہ دین حق کی یہ تعلیم ہے جسے احمدیت نے بڑے زور کے ساتھ پیش کیا ہے کہ حکومت کے ساتھ اور خصوصاً ایسی حکومت کے ساتھ جس کے ذریعہ ملک میں امن قائم ہو، تعاون اور وفاداری کا سلوک ہونا چاہیئے۔ یہ جماعت احمدیہ کے لئے تو سب سے زیادہ قیمتی چیز ہی مذہب اور اشاعت مذہب اور تبدیلی مذہب کی آزادی ہے۔ پس جو حکومت جماعت احمدیہ کو یہ چیز دیتی ہے۔ وہ خواہ کوئی ہو اور کسی ملک میں ہو وہ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ مخلص اور وفادار پائے گی۔

---

مولانا محمد منوّر

# الائچی کا چھلکا

اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے بہت سے پھل اور خوردنی اجناس پیدا کی ہیں۔ ان سے ساری مخلوق اپنی ضرورت اور وسعت کے مطابق استفادہ کرتی ہیں ہے۔ بعض غذاؤں کا چھلکا بھی کھایا جاتا ہے اور بیج بھی۔ بعض کا پوست کھایا جاتا ہے۔ اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے۔ بعض پھلوں کا چھلکا اور گٹھلی استعمال نہیں ہوتے۔ ان کا گودا کارآمد ہوتا ہے۔ ہم ان تمام چیزوں کو مختلف اوقات یا مختلف موسموں میں استعمال کرتے ہیں اور جب ہم یہ اشیاء کھا رہے ہوتے ہیں تو ہماری نظر انہی چیزوں تک پہنچ کر رہ جاتی ہے۔ ہم ان سے مادی فائدہ یا قوت تو حاصل کرتے ہیں۔ کوئی دینی روحانی یا اخلاقی سبق ان سے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

خدا تعالیٰ کے نبی ہماری ظاہری اور باطنی تربیت کے لئے آتے ہیں۔ وہ جسمانی امور کے بارہ میں بھی ہدایات دیتے ہیں اور روحانی و اخلاقی باتیں بھی سمجھاتے ہیں۔ بعض اوقات وہ تمثیلات میں گفتگو کرتے ہوئے ہماری رہنمائی کے لئے اشارے چھوڑ جاتے ہیں۔ جن سے آنے والی نسلیں استفادہ کرتی چلی جاتی ہیں۔ بے شک جسمانی اور ظاہری اصلاح بھی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اچھی چیزیں اچھے برتنوں ہی میں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ تاہم روحانی میدان میں اوّلیت ظاہر کو نہیں۔ باطن کو حاصل ہوتی ہے۔ ظاہری احکام دینے میں ایک حکمت پنہاں ہوتی ہے۔ اس دانائی اور حکمت کو حاصل کرنا اصل مقصد و مدعا ہوتا ہے۔

مذہبی حلقوں میں بھی ایک حصہ ظاہر پرست ہوتا ہے۔ ایک حصہ باطنی امور کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے۔ پھر آگے ان میں بھی انتہاء پرستی آجاتی ہے کچھ لوگ صرف ظاہری اعمال بجالا کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ آگے قدم بڑھانے پر بالکل آمادہ نہیں ہوتے۔ کچھ اور لوگ ظاہر کو بے سود چھلکا سمجھ کر پھینک دیتے ہیں اور صرف مغز کے طالب ہونے کے مدعی ہوتے ہیں۔ حقیقت سے وہ بھی غالی ہونے کی وجہ سے دور چلے جاتے ہیں۔ کوئی شخص چھلکے کو ضائع کر کے مغز کو زیادہ دیر تک اپنے پاس محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ نہ اکیلا چھلکا انسان کا منتہا و مقصود ہونا چاہیئے اور نہ ہی مغز کو چھلکے سے الگ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ورنہ نقصان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ______ نون ۔ سین

# جی سیون گروپ

لندن میں انیسویں صدی کے تعمیر شدہ لینکا سٹر ہاؤس جو لندن کے وسط میں ہے میں جی ۷ جسے گروپ آف سیون بھی کہا جاتا ہے کے وزرائے مال نے یک روزہ اجلاس منعقد کیا اور یہ اجلاس ان پریشانیوں میں منعقد کیا گیا کہ دنیا میں بیروزگاری بڑھ رہی ہے۔ جتنی ترقی ہونی چاہیئے وہ نہیں ہو رہی اور بین المملکتی تجارتی جھگڑے بھی پہلے سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ برطانوی چانسلر آف ایکسچیکر یعنی وزیر خزانہ نارمن لیمانڈ نے ان وزراء کو خوش آمدید کہا اور ایک نہایت لذیذ ناشتے کے بعد جو انہوں نے امریکہ کے سیکرٹری خزانہ سے کیا تھا یہ اجلاس شروع کیا۔ کینیڈا کے وزیر مال نے کہا کہ ہم ان مشکلات پر قابو پالیں گے اور ایسا کرنے کے لئے ہمیں آپس میں مل بیٹھ کر یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ترقی ہو سکتی ہے اور زیادہ نوکریاں لوگوں کو پیش کی جا سکتی ہیں۔ ان سات ممالک کے وزراء کے علاوہ ان کے سنٹرل بنک کے گورنر بھی اجلاس میں شامل تھے۔ جی ۷ کے ممالک امریکہ، کینیڈا، جاپان، جرمنی، فرانس، برطانیہ اور اٹلی ہیں۔

چنانچہ اس میٹنگ کے بعد ان سب نے مل کر ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔ اگرچہ اس موقعہ پر کوئی تحریری بیان جاری نہیں کیا گیا۔ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اس سے ایک روز قبل کہا تھا کہ واشنگٹن کے شرکاء کو چاہیئے کہ وہ زیادہ محنت سے کام کریں۔ بنکوں کے سود کی شرح کم کریں۔ سرمایہ کاری کی طرف لوگوں کو توجہ دلائیں۔ اور اس طرح ساری دنیا کی ترقی کا باعث ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ جاپان کی وزارت مال نے امریکہ کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ ڈالر کے خلاف ین کو بڑھایا جائے۔ وزارت کے نمائندے نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل غیر منطقی ہے۔ اس طرح جرمنی کے نمائندوں نے کہا ہے کہ ہم شرح سود کم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

## چین اور گیٹ

چین نے اس اُمید کا اظہار کیا ہے کہ وہ جنرل ایگریمنٹ اور ٹیرفس اینڈ ٹریڈ کی تنظیم کا دوبارہ ممبر بن جائے گا۔ یہ بات ایسے موقعہ پر کہی گئی ہے۔ جب کہ اس تنظیم کی امریکہ کے تجارتی نمائندوں سے گفتگو ہونے والی ہے۔ اور جب سے بیجنگ کو اس تنظیم کی ممبرشپ سے معزول کیا گیا ہے۔ ۱۹۸۹ء اس وقت سے لے کر اب تک یہ پہلی میٹنگ بیجنگ میں ہو گی اور پوری بحث و تمحیص کے بعد جنیوا میں بھی بات ہو گی اور ان دونوں میٹنگز میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ چین کو واپس لے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ چین اس فیصلے کا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسے ایک دفعہ پھر اس تنظیم جسے گیٹ (GATT) کہتے ہیں کا ممبر بننے کا موقعہ دیا جائے۔ بہت سے چینی کہتے ہیں کہ جب یہ موقعہ مل جائے گا۔ اس وقت کے لئے ہم نے خاصی رقم جمع کی ہوئی ہے تاکہ دیگر ممالک میں جا کر اشیاء خرید سکیں۔ چین نے یہ بھی کہا ہے کہ چین اس بات کے لئے پوری طرح تیار ہے کہ گیٹ کا ممبر بن کر باوقار طریق پر دوسروں سے سلوک کرے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ چین کو ممبر صرف اس صورت میں بنایا جا سکتا ہے کہ وہ ملک کی اقتصادیات کے فروغ میں جو پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں ان کو ہٹائے۔

## گھپلا

بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد کے ایک برآمد کنندہ نے اپنے کپڑے کی تجارت میں کسٹم سے مل کر لاکھوں روپے کا گھپلا کیا ہے۔ کسٹم کے حکام نے جب تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ اگر کسٹم لیبارٹری کا سٹاف اس کے ساتھ ملا ہوا نہ ہوتا تو وہ ایسا ہرگز نہ کر سکتا۔ کیونکہ برآمد کرنے والے کپڑے کی تفصیل دینی ہوتی ہے اور اسی تفصیل سے قیمتوں میں فرق پڑتا ہے اس لئے غلط تفصیل دینے سے یہ گھپلا ہوا ہے۔ اس گھپلے کی رپورٹ سنٹرل بورڈ آف ریوینیو کے چیئرمین کو بھیجی گئی ہے اور سفارش کی گئی ہے کہ کسٹم کے عملے کے چھ افراد کو فوری طور پر ملازمت سے معطل کر دیا جائے۔ ان میں ایک خاتون بھی شامل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تحقیقات سے یہ پتہ چلا ہے کہ ابتدائی طور پر ان افراد پر الزام عائد ہو سکتا ہے۔

## آکسفورڈ مخلوط تعلیم؟

آکسفورڈ کے ایک کالج سمرویلے کی طالبات نے ایک غیر معمولی احتجاج میں حصہ لیا وہ ایک مظاہرے میں خاموشی سے شامل ہوئیں۔ یہ مطالبہ کرتے ہوئے کہ کالج کے گورننگ باڈی کالج کو مخلوط کرنے کے فیصلے کو واپس لے اور اس کالج میں لڑکوں کے داخلے کی ہرگز اجازت نہ دے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ۱۱۴ سال سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ اس کالج میں صرف لڑکیاں داخل کی جاتی ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں لڑکیوں اور لڑکوں کا الگ الگ رہنا کبھی سوچا بھی نہیں جا سکتا وہاں اس کالج کا ۱۱۴ سال سے صرف لڑکیوں کے لئے مخصوص ہونا اور اب لڑکیوں کا اس بات پر احتجاج کرنا کہ لڑکوں کو بھی اس کالج میں داخل کیا جائے یعنی ان کا یہ کہنا کہ لڑکوں کو داخل نہ کیا جائے لگتا تو عجیب سا ہے لیکن بات درست ہے۔ ان طالبات نے کالج کے گورنرز کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ وہ سمرویل میں مخلوط تعلیم کے اجراء کو ملتوی کر دیں آکسفورڈ میں سے دو ایسے کالج ہیں جہاں پر صرف ایک ہی جنس کے طلباء یا طالبات داخل کئے جاتے ہیں۔ جہاں تک سمرویل کو مخلوط کالج بنانے کا تعلق ہے یہ تجویز گذشتہ سال پیش کی گئی تھی۔ اور طالبات کے احتجاج کی وجہ سے ۱۹۹۵ء تک کے لئے اس تبدیلی کو ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اگرچہ اس وقت بھی طالب علموں کے مشورے ہی سے یہ فیصلہ کرنے کی بات ہوئی تھی۔ طلباء نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ سکول کی انتظامیہ جلد جلد اس مسئلے کو حل کرنا چاہتی ہے تاکہ اصولی طور پر فیصلہ کروا لے کہ لڑکے اور لڑکیاں دونوں اس میں داخل کئے جائیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت جتنی طالبات وہاں موجود ہیں ان کا ۸۰ فیصد اس تجویز کے خلاف ہے۔

## نیورو سرجری

پروفیسر ڈاکٹر افتخار علی راجہ نیورو سرجری ڈیپارٹمنٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سربراہ اور پاکستان کی سوسائٹی آف نیورو سرجنز کے وائس پریذیڈنٹ نے ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت پاکستان میں نیورو سرجری کی سہولت موجود نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم پروفیسر جمعہ وہ پہلے شخص تھے۔ جنہوں نے اپنی انتھک محنت سے ۱۹۵۱ء میں پہلا نیورو سرجیکل ڈیپارٹمنٹ جناح ہسپتال کراچی میں کھولا انہوں نے مزید کہا کہ مرور زمانہ کے ساتھ اب نہایت کامیابی کے ساتھ مکمل نیورو سرجیکل یونٹس کام کر رہے ہیں اور ان کی نگرانی کرنے والے بہت اعلیٰ ڈگری یافتہ نیورو سرجنز موجود ہیں۔ یہ یونٹ پشاور راولپنڈی، لاہور، ملتان، فیصل آباد، مظفرآباد آزاد کشمیر، کراچی، بہاولپور اور کوئٹہ میں موجود ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کا نیورو سرجری ڈیپارٹمنٹ ملک میں سب سے پہلا یونٹ تھا۔ جسے ۱۹۸۱ء میں کیٹ سکین کی سہولت میسر آئی۔ پروفیسر راجہ نے کہا کہ مزید نیورو سرجنز تیار کئے جانے چاہئیں تاکہ عوام الناس میں غرباء کو اپنے گھروں کے قریب یہ سہولت میسر آ سکے جہاں تک نیورو سرجری کی تربیت کا تعلق ہے اسے جدید سائنٹیفک لائنز پر ہونا چاہیئے۔ اور روز بروز جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں انہیں مدنظر رکھا جانا چاہیئے یہ تبدیلیاں ترقی یافتہ ممالک میں ہو رہی ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیئے۔ کہ تربیت انتہائی طور پر مکمل طریقے سے کی جائے۔

گذشتہ ہفتہ لاہور میں جو عالمی سطح پر نیورو سرجری کی تعلیم سے تعلق رکھنے والا کورس منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں ترقی یافتہ ممالک سے تیس نیورو سرجنز نے لیکچر دئے۔ ان سب کے موضوعات اس میدان میں مختلف امور سے تعلق رکھتے تھے۔ ان لیکچروں کا یہ بھی فائدہ ہوا کہ لیکچر دینے والوں نے اپنی زندگی کے مختلف تجربے بیان کئے۔ ان دو ہفتوں میں ۲۴ ٹیکنیکی سیشن زیر عمل آئے جن کے بعد مل جل کر سوال جواب ہوتے رہے اور ان سوالات کے لئے آڈیو اور ویڈیو طریق استعمال کیا گیا۔ پروفیسر ڈاکٹر افتخار علی راجہ نے کہا کہ بیرونی ممالک کے سینئر سرجنوں نے میڈیکل کالجوں کا معائنہ کیا اور وہاں

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر راجا نصر اللہ خان

# ہیلو یا سلام

۳۰ جنوری ۹۳ء کے الفضل میں کراچی سے ایک بہن کا خط شائع ہوا ہے جس میں ایک سابقہ خط (شائع شدہ 'الفضل' ۱۶ دسمبر ۹۲ء) پر اظہار خیال کرتے ہوئے انہوں نے تحریر فرمایا کہ ٹیلی فون اٹھانے پر ہم جو ہیلو (HELLO) کا لفظ بولتے ہیں وہ دراصل عربی الفاظ "حالکم کیف" کا ایک طرح سے مخفف ہے۔

دراصل یہ بات یوں شروع ہوئی کہ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۲ء (صـ۶) پر شائع ہونے والے خط میں محترمہ بہن نصیرہ نور صاحبہ نے لکھا تھا کہ ٹیلیفون اٹھانے پر ہیلو کا لفظ کہنے کی بجائے سلام کہنا چاہیئے کیونکہ یہ دعائیہ کلمات ہیں۔ خاکسار ان دونوں خطوط کو سامنے رکھ کر کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

سلام یا ہیلو

انگریزی میں تلفظ کے لحاظ سے کچھ اختلاف کے ساتھ لفظ ہیلو تین شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ ۱۔ HELLO ۲۔ HALLO ۳۔ HULLO ٹیلیفون کی گھنٹی کے جواب میں ان تینوں الفاظ میں سے کوئی بھی لفظ انگریزی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بعض انگریزی لغات میں ہر لفظ کے تلفظ اور معنوں کی تفصیل کے بعد آخر پر اس زبان یا ماخذ کا نام بھی درج کر دیا جاتا ہے جس سے وہ لفظ ابتداء میں انگریزی زبان نے حاصل کر کے اپنے ذخیرہ الفاظ میں شامل کر لیا۔ بلکہ شائد قارئین کرام کو یہ سن کر حیرت ہو کہ انگریزی کتاب "زبان کی کہانی" کے مصنف MARIO PEI (جن کی متذکرہ کتاب پڑھ کر مشہور اور ممتاز برطانوی مصنف جارج برنارڈ شا نے کہا تھا کہ مصنف کا زبردست علم اور حافظہ انکو نیوٹن کی یاد دلاتا ہے) نے تو اپنی مذکورہ عظیم تصنیف میں یہاں تک لکھا ہے کہ انگریزی زبان کے کل ذخیرے میں سے صرف چالیس فیصد اصل انگریزی الفاظ ہیں۔ باقی ساٹھ فیصد الفاظ دنیا بھر کی زبانوں سے اپنائے گئے ہیں اور ان کو انگریزی شکل دے دی گئی ہے۔

جملہ معترضہ کی معافی چاہتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ جب ہم انگریزی لفظ 'ہیلو' کا ماخذ انگریزی لغت میں تلاش کرتے ہیں تو فاؤلر کی معروف آکسفورڈ ڈکشنری ماخذ کی جگہ کو خالی چھوڑ دیتی ہے البتہ ایک دوسری مشہور ڈکشنری یعنی چیمبرز ڈکشنری اس لفظ کو اینگلو سیکسن بتاتی ہے۔ مختصر الفاظ میں اس کا مطلب ہے اولڈ انگلش یعنی قدیم انگریزی۔ اصل میں سیکسن شمالی جرمنی کے وہ قبائل تھے جنہوں نے پانچویں اور چھٹی صدی عیسوی میں برطانیہ کو فتح کیا تھا۔ اس طرح فاتح اور مفتوح قوم کے سنگم سے قدیم انگریزی نے جنم لیا۔ گویا متذکرہ چیمبرز ڈکشنری کے مطابق 'ہیلو' عربی لفظ نہیں ہے۔

اصل مسئلہ

بہرحال اگر کسی نئی یا پرانی تحقیق کے مطابق یہ ثابت بھی ہو جائے کہ لفظ 'ہیلو' کا ابتدائی مطلب عربی مفہوم میں "آپکا کیا حال ہے"؟ بنتا ہے تو بھی ۱۶ دسمبر ۹۲ء کے 'الفضل' میں شائع ہونے والے خط کی اہمیت اور اصابت کو کسی طرح سے بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ٹیلیفون پر 'ہیلو' کی بجائے سلام کہنا بہت بہتر اور مستحسن ہے کیونکہ سلام کے لفظ میں دعا بھی ہے اور برکت بھی۔ بہت سال پہلے جب خاکسار تدریس کے سلسلہ میں سعودی عرب کی وزارت المعارف سے منسلک تھا تو یاد ہے کہ عربی زبان کی تدریس کے لئے مصر سے تشریف لانے والے الازہر یونیورسٹی کے بعض شیوخ بھی اپنے ملک کی جدید فضا کے زیر اثر سلام کہنے کی بجائے 'صباح الخیر' اور 'مساء الخیر' کے الفاظ استعمال کرتے تھے لیکن سعودی عرب کے رفقائے کار اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور ہمیشہ سلام کہنے کو ترجیح دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ مسنون طریق ہے اور دعا اور برکت کا حامل ہے بلکہ خاکسار کو خوب یاد ہے کہ سعودی عرب کے لوگ خصوصاً اور باقی عرب ممالک کے لوگ بھی بالعموم سلام کا جواب ہمیشہ بہتر طریق پر دیا کرتے تھے (یعنی سلامتی کے ساتھ رحمت اور برکت کی دعا) وہاں کیف حالکم (کیا حال ہے) کا نمبر سلام کے بعد آتا ہے۔

---

یاد رفتگان ـــــ کرامت اللہ فضل معلم وقف جدید

# محترم محمد شریف صاحب آف چندر کے منگولے

آج جس شخصیت کا ذکر خیر کرنا مقصود ہے ان کا انتقال تین جنوری ۹۳ء کو شام تقریباً چھ بجے ہوا۔ (ہم اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اسی کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے) آپ کی عمر انتقال کے وقت سو سال سے چند سال اوپر تھی۔ آپ کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق امامت اولیٰ میں ملی۔ آپ حضرت مولوی سیف اللہ صاحب آف چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ کے بھتیجے تھے جبکہ حضرت مولوی صاحب کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا رفیق ہونے کا شرف حاصل تھا۔ محترم میاں محمد شریف صاحب دو بہن بھائی تھے۔ آپ کی بڑی بہن اس راقم الحروف کی نانی اماں محترمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ میاں احمد دین صاحب آف ڈیر یانوالہ ضلع نارووال بھی موصیہ تھیں۔ جو کہ نہایت متقی اور پرہیز گار تھیں۔ ان کو بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ دونوں بہن بھائی کا ذکر کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ آپ دونوں بزرگ اپنے والدین کی شفقت سے بچپن سے ہی محروم ہو گئے تھے۔ آپ کی تربیت کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ ایک چچا تھے۔ جنہوں نے پرورش کی۔ محترم میاں محمد شریف صاحب خاکسار کے سسر صاحب تھے۔ جب بھی کبھی موقعہ ملتا ہم ان کے پاس ملنے کے لئے جاتے۔ اکثر کہا کرتے کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو دیکھا ہوا نہیں لیکن اکثر اوقات اپنے والدین اور چچا صاحب کی مغفرت کی دعا ضرور کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو یہی نصیحت ہے۔ دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ آپ بالکل ان پڑھ تھے۔ لیکن آپکو علم و معرفت میں کمال حاصل تھا۔ آپ مزدور پیشہ آدمی تھے۔ اس طرح آپ باقاعدہ رات کے ایک دو بجے بستر سے اٹھ جاتے۔ تہجد ادا کر کے سوتے نہیں تھے۔ بلکہ بیٹھ کر تسبیح و تحمید کرتے رہتے۔ حتیٰ کہ صبح کا وقت ہو جاتا اور فجر باجماعت ادا کر کے اپنے کام میں مصروف ہو جاتے۔ ان کی اس عادت سے اہل محلہ کو بڑا فائدہ تھا۔ عام لوگوں میں یہ بات مشہور تھی کہ (آپ کو شاہ کے نام سے زیادہ لوگ پکارتے تھے یہ عرفی نام آپ کا لوگوں نے رکھا ہوا تھا۔) شاہ جاگتا رہتا ہے۔ ہمیں جاگنے اور مال مویشی کی نگرانی کی کیا ضرورت ہے۔ اہل محلہ اپنے مویشی دائرہ جو کہ گاؤں میں ایک مشترکہ جگہ ہوتی ہے۔ اس میں مال مویشی بھی باندھتے ہیں۔ اور مختلف قسم کے فیصلے اور مجلسیں وغیرہ کرتے ہیں۔ اس جگہ کو دائرہ کہا جاتا ہے دائرہ کے ساتھ ہی آپ کا گھر تھا۔ کمرہ کی چھت پر آپ کی چارپائی ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے دائرہ میں تمام مال مویشی لوگ باندھ کر اپنے اپنے گھروں میں جا کر سو جاتے آپ کی اس عادت کی وجہ سے کہ

باقی صـ۶ پر

## جماعت کا امتیاز

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ہماری جماعت میں سلام کا بہت اہتمام اور رواج ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا طریق ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ۔

"قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم لوگ ہرگز جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور تم ہرگز ایمان نہیں لا سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو اور لوگو! میں تمہیں بتاؤں کہ تمہارے درمیان محبت اور مودّت کیسے پیدا ہوگی؟ سنو! وہ اس طرح کہ آپس میں بہت سلام کہا کرو۔"

کلام پاک سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں بھی جنتیوں کو سلام کا تحفہ ملتا رہے گا۔ پس کتنا عظیم ہے یہ کلمہ جو دونوں جہانوں کیلئے ہے۔

عربی سلام کی فوقیت اور معنویت کا اعتراف غیر بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے MARIO PEI کی کتاب زبان کی کہانی کا پہلے ذکر کیا ہے۔ اس میں مصنف کا یہ دلفریب اعتراف موجود ہے۔ "تمہیں سلامتی حاصل ہو"۔ یہ عربی زبان کا خوبصورت سلام ہے جس کا جواب بھی اسی طرح خوبصورت ہے۔ اور تم پر بھی سلامتی ہو"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک اور مبارک کلمات کو اپنانے اور عام کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم ـــــ سید ظہور احمد شاہ

# موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت

آج کل اجناس اور دیگر اشیاء کی قیمتیں جس طرح ہر روز بڑھ رہی ہیں اس کے لئے عام صارف اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہے۔ ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے چیزیں تو بہرحال خریدنی ہی پڑتی ہیں۔ لیکن محدود ذرائع آمدنی رکھنے والے لوگوں کے لئے اس طوفان کا مقابلہ کرنا دن بدن مشکل ہو رہا ہے۔

عام طور پر ایسی صورتحال کا مقابلہ کرنیکے لئے اور کوئی چارہ کار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انسان اپنی ضروریات کو محدود کرتا چلا جائے۔ لیکن خوراک ایک ایسی چیز ہے جس کو محدود کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اور اپنا اور بچوں کی خوراک کا انتظام کرنا ہی پڑتا ہے لیکن اس سلسلے میں ایک پہلو ایسا ہے جس کے ذریعے ہم اپنی مشکلات کو کافی حد تک کم کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ سبزیاں اپنی کوشش سے گھر میں ہی اگائی جائیں۔ اور اگر کوشش کی جائے تو یہ ایسا مشکل امر بھی نہیں ہے۔

ہر گھر میں تھوڑی بہت جگہ ضرور ہوتی ہے جو صحن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے تو اسی صحن میں اگر ایک طرف تھوڑی سی جگہ بنالی جائے تو ہر گھر کی سبزیوں کی ضرورت بڑی آسانی سے پوری ہو سکتی ہے اور گھریلو بجٹ کو متوازن کرنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

موسم گرما کی سبزیاں عموماً لمبی بیلوں والی ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو آٹھ آٹھ فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنا کر کاشت کرنا چاہیئے اس طرح کھیلیوں پر سبزیاں کاشت کرنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ صرف کھالیوں کو سیراب کرنے کی وجہ سے پانی کی بچت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پھل خشک زمین پر پڑا رہتا ہے اور گلنے سڑنے سے بچا رہتا ہے۔

سبزیاں لگانے کے لئے ۱۸ انچ چوڑی اور ایک فٹ گہری کھالی نکالی جائے اور پھر اس جگہ کو بھل والی مٹی اور گوبر کی کھاد ملا کر بھر دیا جائے۔ اور پانی سے بھر دیا جائے جس وقت مٹی خشک ہو کر بھربھری ہو جائے اس وقت کھالی دوبارہ بنائی جائے اور بتائے گئے فاصلہ پر بیج کاشت کیا جائے۔ بیج لگانے کے بعد پہلا پانی لگاتے وقت احتیاط کریں کہ پانی کھیلیوں پر نہ چڑھنے پائے بیج تک صرف وتر پہنچے۔ اگر بیج تک پانی پہنچ جائے گا تو کرنڈ بن جانے کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ بیج نہ اگے۔ ایک سوراخ میں دو بیج لگائیں اور اگ آنے پر ایک پودا نکال دیں اور صرف ایک باقی رہنے دیں۔

گرما کی سبزیوں میں جن کا بیج براہ راست بویا جاتا ہے ان میں خربوزہ، تربوز، ٹینڈا کریلا، گھیا کدو، چپن کدو، بھنڈی توری، گھیا توری، تر، کھیرا وغیرہ اہم ہیں۔

بینگن، ٹماٹر، سرخ مرچ، شملہ مرچ، اور سلاد کی پہلے پنیری تیار کی جاتی ہے پنیری عموماً ایک ماہ میں تیار ہو جاتی ہے اور پھر اس تیار شدہ پنیری کو کھیت میں منتقل کیا جاتا ہے۔ شام کے وقت پودے لگا کر کھیلیوں یا کیاریوں کو پانی سے بھر دینا چاہیئے اور پھر جلد جلد دو تین پانی دینے چاہئیں تاکہ بوٹے اپنی جڑوں کو قائم کر سکیں۔ گھر میں سبزی لگانے والوں کو بیج کی دکانوں سے تیار شدہ پنیری مل سکتی ہے۔ جو کہ جس دن خریدی جائے اسی شام کو لگا دینی چاہیئے۔ سبزیوں کی آبپاشی کے لئے زمین کا ہموار ہونا لازمی ہے۔ پانی احتیاط سے لگائیں تاکہ پٹڑیوں پر نہ چڑھنے پائے۔ ورنہ کرنڈ بن جانے سے بیج نہیں اگے گا۔ موسم کے مطابق پانی کا وقفہ کم و بیش کیا جا سکتا ہے۔

سبزیوں کی کاشت کے چند ہی دن بعد خودرو پودے اور جڑی بوٹیاں کثیر تعداد میں اگ آتی ہیں۔ اگر مناسب وتر میں بروقت گوڈی کر کے ان کا تدارک نہ کیا جائے تو یہ بہت نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ کیونکہ یہ پانی اور خوراک میں پہلے پودوں کی حصہ دار بن جاتی ہیں اور اگر زیادہ تعداد میں ہوں تو غالب آکر سبزیوں کے بوٹوں کو بڑھنے نہیں دیتیں۔ عموماً شروع میں ہی دو تین دفعہ وتر آنے پر گوڈی کر دی جائے۔ تو کافی ہوتی ہے۔

مارچ کا مہینہ موسمی سبزیاں بیجنے کے لئے انتہائی موزوں ہے۔

موسم گرما کی سبزیوں کی گھریلو کاشت کے لئے بیجوں کی جو مقدار ضروری ہے وہ درج ذیل ہے۔

بھنڈی توری ۔ ۵۰ گرام، کریلا ۔ ۲۰ گرام ٹینڈا ۔ ۱۰ گرام، بینگن ۔ ۵ گرام، کھیرا ۔ ۱۰ گرام، گھیا کدو ۔ ۱۰ گرام، چپن کدو ۔ ۱۰ گرام، کالی توری ۔ ۱۰ گرام ۔

مرچ، ٹماٹر اور بینگن کے پودے ۲ فٹ چوڑی کھیلی بنا کر ایک فٹ کے فاصلے پر لگائے جاتے ہیں۔

کدو ۔ کریلا ۔ چپن کدو، کالی توری، خربوزہ، کھیرا، ٹینڈا اور تر کو ۸ فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں بنا کر بیج ایک بالشت کے فاصلے پر لگائے جاتے ہیں۔ بیج زیادہ گہرا نہیں بونا چاہیئے۔ ہر سوراخ میں دو بیج لگائیں اور پھر اگ آنے پر ایک صحت مند پودا رہنے دیں اور دوسرا جو کمزور معلوم ہو اس کو اکھاڑ دیں۔

گرمیوں میں سبزیوں کو پانی ۴ سے ۶ یوم کے بعد دینا چاہیئے۔ البتہ شدید گرمی میں وقفہ ضرورت کے مطابق کم کر دینا چاہیئے۔ ویسے پانی کی زیادتی بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے پودے کی ضرورت کے مطابق ہی پانی دینا چاہیئے۔

پنیری کا پودا جب جڑ پکڑ لے یا بیج جب اگ کر چار سے چھ پتے بن جائیں تو اس وقت گوڈی کی جائے۔ گوڈی چھوٹے کھرپے سے کی جائے یہ بہت گہری نہیں ہونی چاہیئے۔

---

بقیہ : صـ ۳

کا خطرہ یقینی بن جاتا ہے۔

البتہ یہ امر نہایت ہی ضروری ہے کہ چھلکے کو چھلکے کا مقام دیا جائے اور مغز کو مغز سمجھ کر اس کا زیادہ خیال رکھا جائے۔ اس لئے میں نے مثال کے لئے الائچی کو منتخب کیا ہے الائچی کا صرف چھلکا اگر منہ میں ڈال چبایا جائے تو اس سے کچھ خوشبو اور ذائقہ ضرور حاصل ہو گا اور مذہبی دنیا میں کثرت سے ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو اسی خوشبو اور ذائقہ ہی سے تسلی یافتہ ہیں اور الائچی کے دانوں کی طرف۔ یعنی اس کے بیج کی طرف ہرگز توجہ نہیں دیتے۔ ایسے لوگ مذہب کے مبتدیات یعنی ابتدائی اور ظاہری باتوں کو اپنا لیتے ہیں اور اسی پر راضی ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جو فائدہ ۔ خوشبو اور باطنی قوت اس کے بیجوں سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ چھلکے سے ہرگز دستیاب نہیں ہو سکتی۔

جماعت احمدیہ کے افراد کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ظاہر کو اس کا ضروری مقام دیا جائے اور ظاہر کو باطن کا قائم مقام نہ سمجھ لیا جائے۔ باطن کو ترک کر کے ظاہر صرف چھلکا ہی ہے اور کوئی عقل مند انسان صرف چھلکا حاصل کر کے مغز کو ترک نہیں کرنا چاہے گا۔ اسی لئے ہمیں تقویٰ کے حصول کی طرف بار بار متوجہ کیا جاتا ہے تقویٰ کے بھی مدارج اور مراحل ہیں۔ اور انہی مراحل کی طرف ہماری قربانیاں اشارہ کرتی ہیں۔ گھر کا آدھا مال راہ خدا میں پیش کرنے والا بھی بہت نیک اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر ہے۔ مگر گھر کا سارا اثاثہ قربان کرنے والا اس سے بھی اونچے مقام پر کھڑا ہے۔

خدا کے دین کی خاطر زندگیاں وقف کرنے والوں کے سامنے بے حساب میدان ترقی اور حصول تقویٰ کے ہیں۔ ان میدانوں میں قدم آگے ہی آگے بڑھانے سے ہم اپنا غایت کو پا سکیں گے۔

---

بقیہ : صـ ۴

اپریشن کی ٹیکنیک سے واقفیت بہم پہنچائی۔ پاکستانی نیورو سرجنز کی موجودگی میں اور اسی طرح طبی طلباء کی موجودگی میں بھی انہوں نے اپریشن کئے۔

---

بقیہ : صـ ۵

آپ باقاعدگی سے تہجد پڑھنے اور دعاؤں میں لگے رہتے۔ رات کو چوری کرنیوالے چور بھی تنگ آگئے۔ چوروں کا ایک واقعہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو یوں ہوا۔ کہ آپ کے پاس ایک بڑی اچھی قسم کی بھینس تھی۔ جس کو چور چوری کرنے آٹھ دفعہ آئے۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ یہ واقعہ خود چوری کرنے والوں نے اس وقت پولیس کو بتایا۔ جب وہ کسی اور جرم میں پکڑے گئے۔ کہ ہم میاں محمد شریف عرف شاہ کے گھر اُسکی بھینس چوری کرنے آٹھ دفعہ گئے۔ لیکن جب بھی گئے اُسکو نماز پڑھتے اور دعائیں کرتے ہوئے جاگتے پایا۔ معلوم نہیں وہ کب سوتا ہے۔ یہ شہادت ان چوروں نے بھی آپ کی دی۔ یہ تمام خوبیاں اور ایسے وصف پیدا ہو کے۔ جبکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ نہایت چھوٹی عمر میں وفات پا چکے ہوں ۔ تربیت کرنے والا بھی کوئی نہ ہو یہی کہا جاسکتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے علم و معرفت میں کمال عطا کیا۔ آپ اپنے گھر میں محلہ کی ایسی عورتوں کا آنا پسند نہ کرتے تھے۔ جو فضول باتیں کرنے والی ہوتی تھیں۔ آپ کہا کرتے تھے کہ عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب مل کر اکٹھی بیٹھتی ہیں۔ غیبت۔ چغلی ایک دوسرے کی ضرور کرتی ہیں۔ آپ کی گھر میں غیر موجودگی کی صورت میں کوئی عورت آتی وہ اپنا کام کرکے فوراً چلی جاتی کہ میاں جی آگئے تو وہ ناراض ہوں گے ۔ یعنی آپ فضول باتیں کرنا یا غیبت چغلی اور زیادہ باتیں کرنا پسند نہ کرتے

آپ نے پاکستان بننے سے قبل دارالامان قادیان میں دو پلاٹ ۔ ایک دس مرلہ کا اور دوسرا بارہ مرلہ کا خریدا ہوا تھا۔

آپ نے باوجود ان پڑھ ہونے کے اپنے بچوں کو دینی اور دنیوی تعلیم سے اس طرح بہرہ ور کیا کہ ایک والد ہونے کا پورا حق ادا کیا۔ آپ کو ایک دفعہ آپ کے چھوٹے بیٹے محترم یعقوب احمد طاہر صاحب جو اس وقت دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ میں بطور کلرک خدمت بجالا رہے ہیں نے عرض کیا۔ کہ میاں جی (آپ کو اپنے اور بیگانے میاں جی کہا کرتے تھے اسی مناسبت سے آپ کے بچے بھی میاں جی ہی کہا کرتے تھے) آپ نے ساری عمر نمازیں پڑھیں۔ دعائیں کیں۔ سوال کیا آپ کو ان کے بدلے کیا ملا۔ آپ نے نہایت معصومیت سے جواب دیا کہ اللہ تعالےٰ نے بہت کچھ دیا ہے۔ اُس کا احسان ادا نہیں کرسکتا۔ اَب سن خدا نے کیا کچھ دیا۔ اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے نور سے منور کیا۔ اور جس وقت میری شادی ہوئی چالیس سال سے اُوپر میری عمر تھی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے اولاد دی۔ بیٹیاں بھی دیں اور بیٹے بھی دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اولاد کی تربیت اچھے رنگ میں کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے اپنی محبت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ بار بار یہی نصیحت فرمایا کرتے کہ نیک اولاد وہی ہوتی ہے جو بعد میں والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھے

آپ کا احمدیت سے عشق اس حد تک تھا کہ آپ نے قادیان میں بھی پلاٹ خریدے اور پاکستان بننے کے بعد ربوہ میں دو پلاٹ دونوں بیٹوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خریدے۔ اور مکان تعمیر کئے۔ اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر مرکز میں ڈیرہ لگا دیا۔ دونوں بیٹوں کو سلسلہ کی خدمت میں پیش فرما دیا۔ بڑے بیٹے ماسٹر محمود احمد شمیم جو ٹی آئی ہائی سکول میں بطور ٹیچر لگ گئے۔ اور چھوٹے بیٹے نے بطور انسپکٹر خدمت سلسلہ کا آغاز کیا۔ آج کل دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ میں بطور کلرک کے کام کر رہے ہیں۔ راقم الحروف جس کو آپ کا داماد ہونے کا شرف حاصل ہے کو بطور معلم وقفِ جدید خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

آخر میں تمام بزرگان سلسلہ نیز تمام احمدیوں بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا کریں اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو جنت عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

## آپ کا خط ملا

مکرم سید محمود احمد فہیم صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں:

آج ۲ مارچ ۹۳ء کی صبح الفضل میں مطیع اللہ محمود صاحب کی تحریر "ایک چھوٹی سی بات" کے کالم میں پڑھی جس میں موصوف نے پولیتھین کے لفافوں کے بارے میں قارئین کو معلومات بہم پہنچائیں۔ بے شک پولیتھین کے لفافوں کا سب سے بڑا مسئلہ ان کے استعمال کے بعد ان کو ضائع کرنا ہی ہے، مگر جو موصوف نے ضائع کرنے کا طریقہ بتایا ہے وہ انتہائی غلط ہے۔ ان لفافوں کو جلانے سے کلورو، فلورو کاربن پر مشتمل مضر رساں اور مہلک گیسوں کا اخراج ہوتا ہے جو کہ نہ صرف انسان کی عمومی صحت کے لئے خطرناک ہیں بلکہ اوزون کے لئے بھی سم قاتل کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان لفافوں کو بہتر ہے کہ زمین میں دبا دیا جائے اور سب سے بہتر تو یہ ہے کہ ان کے استعمال ہی کو کم سے کم کر دیا جائے۔ ان کی جگہ کاغذ کے لفافے ہی بہتر ہیں۔ بہرحال اس سلسلے میں ترقی یافتہ ممالک کے سائنسدان تحقیق میں مصروف ہیں اور جرمنی کی ایک کمپنی تو ایسا پولیتھین بنانے میں کامیاب بھی ہو گئی ہے جو ایک مخصوص وقت کے بعد خود بخود نامیاتی اور حیاتیاتی مرکبات میں تبدیل ہو کر بے ضرر طریقے سے ختم ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیئے کہ پولیتھین کے لفافوں کو جلانے سے ہم مجرمانہ حد تک ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کرنے کے مرتکب ہوں گے۔ لہٰذا قارئین سے التماس ہے کہ اس سلسلے میں احتیاط اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان نکاح

○ محترمہ صباحت عائشہ احمد صاحبہ بنت پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آرتھوپیڈک سرجن آف لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر سید خوشبخت جمیل محمود صاحب ابن لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب آف لاہور مورخہ ۲۶ فروری کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ لاہور نے مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ دولہا اور دولہن دونوں بالترتیب حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب آف بٹالہ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پڑنواسے اور پڑنواسی ہیں۔

○ مکرمہ مسرت بٹ صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب بٹ دارالفضل ربوہ کا نکاح مبلغ پچھتر ہزار روپے حق مہر پر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مکرم ممتاز احمد صاحب ابن مکرم سلیمان احمد صاحب کراچی حال ربوہ کے ہمراہ ۱۲ فروری ۹۳ء ربوہ میں پڑھایا۔ مکرمہ مسرت بٹ صاحبہ مکرم خواجہ عبداللہ جان صاحب غلہ منڈی (رحمت بازار) ربوہ کی پوتی ہیں۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

## تقریب شادی

○ مکرم محمد لئیق احمد صاحب ایم اے (گولڈ میڈلسٹ) ایل ایل بی لیکچرر ابن مکرم چوہدری نور محمد صاحب مقیم دارالعلوم غربی کی تقریب شادی ہمراہ محترمہ ثمینہ منان صاحبہ ایم ایس سی بی ایڈ بنت چوہدری عبدالمنان صاحب بھٹہ ۱۲ فروری ۹۳ء کو بورے والہ میں منعقد ہوئی بارات ربوہ سے بورے والہ پہنچی جہاں بوقت رخصتی مکرم چوہدری عتیق احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع وہاڑی نے دعا کرائی۔ دوسرے روز مورخہ ۱۳ فروری کو دارالعلوم غربی ربوہ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر مکرم صوفی محمد اسحق صاحب صدر محلہ نے دعا کرائی۔ یہ نکاح مکرم صوفی محمد اسحق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ و صدر محلہ دارالعلوم غربی نے بعوض مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۷ اگست ۹۲ء کو بعد از عصر بیت الثناء ربوہ میں پڑھایا تھا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

## ولادت

○ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصیر احمد خالد صاحب حال سکاربرو کینیڈا کو مورخہ پانچ فروری ۹۳ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حال کینیڈا کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ خان صاحب حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔ بچے کا نام عمر نصیر تجویز ہوا ہے۔

احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

## درخواست دعا

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ظفر احمد صاحب ملتانی عرصہ چھ ماہ سے گردہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اس وقت حالت انتہائی خراب ہے۔

○ چوہدری غلام حیدر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۸۲/۹-L ساہیوال شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا کریں۔

## سانحۂ ارتحال

○ مورخہ ۲۱ فروری ۹۳ء کو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب بھیروی سابق استاد جامعہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ کا جنازہ بیت المہدی میں پڑھایا گیا اور بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

○ محترمہ زبیدہ اختر صاحبہ زوجہ محمد اسلم چیمہ آف شیخوپورہ مورخہ ۲۷ فروری ۹۳ء بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ جنازہ مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر نے پڑھایا۔ آپ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم احسن پراچہ صاحب نے دعا کرائی۔ آپ محترم ملک مبشر منظور صاحب شیخوپورہ کی خالہ تھیں۔ موصیہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ چاروں بیٹے بیرون ملک ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہوسکے۔

○ ملک نصیر احمد صاحب سکنہ ساہیوال ۳۱ جنوری ۹۳ء کو اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ (ہم سب اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ آپ کی تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ آپ ساہیوال جماعت کے مخلص کارکن تھے۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

ربوہ ۹۔ مارچ۔ اکا دکا بادل کے علاوہ دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ سردی خاصی کم ہوگئی ہے۔

○ اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے کہا ہے کہ امریکی دباؤ سے کشمیر پر پاکستان کی پالیسی تبدیل نہیں ہوئی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہم نے اپنا نقطۂ نظر واضح کر دیا ہے امید ہے امریکہ پاکستان کو دہشت گرد قرار نہیں دیگا۔

○ بتایا گیا ہے کہ کابل میں جنگ بند ہو گئی ہے اور اس بات کا غالب امکان ہے کہ کوئی گروپ معاہدہ کی خلاف ورزی نہیں کریگا۔ وزیر دفاع کا عہدہ ختم نہیں کیا جا رہا یہ ایسا مسئلہ نہیں جو حل نہ ہو سکے۔ حکمت یار نے کہا ہے کہ معاہدہ اسلام آباد اپنی روح کے ساتھ نافذ کیا جائیگا۔

○ ہائیکورٹ نے شمالی علاقوں کو آزاد کشمیر حکومت کا حصہ قرار دے دیا ہے۔ آزاد کشمیر حکومت کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ گلگت اور بلتستان پر مشتمل ان علاقوں کے انتظامی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے اور عبوری آئین کے تحت وہاں انتظامی و عدالتی ادارے قائم کرے نیز کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان بھی تعاون کرے۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاک چین تعلقات کسی تیسرے ملک کے خلاف نہیں ہیں دونوں ملکوں کے تعلقات علاقے میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ یہ باتیں آپ نے چینی وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔

○ پاپولیشن ایکشن انٹرنیشنل نے پاکستان، عراق، روس، پولینڈ اور آئرلینڈ پر نکتہ چینی کی ہے۔ انڈونیشیا بنگلہ دیش، ایران، پیرو اور زمبابوے کی کوششوں کو آبادی میں اضافے کی کوششوں کو رد کرنے کے لئے خاصا سراہا ہے۔

○ محمد سلامے جسے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم کے دھماکے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے کے والد نے کہا ہے کہ محمد سلامے معصوم ہے وہ دھماکے نہیں کر سکتا۔ اور کہ سلامے پر الزامات امریکی حکومت یہودیوں کو خوش کرنے کے لئے لگا رہی ہے۔ انتہا پسندی کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہ نماز پڑھنے جاتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ انتہا پسند ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ کے خلاف توہین عدالت کے مقدمے میں دوبارہ متوقع پیشی اور جرح کا سامنا کرنے کے لئے تیاریوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے پانچ اکتوبر ۱۹۸۸ء (حاجی سیف اللہ کیس میں جونیجو حکومت کی برطرفی کے خلاف فیصلے کا دن) اور اس کے آگے پیچھے کے اخبار اکٹھے کر کے ان کا مطالعہ شروع کر دیا ہے اور اپنی یاد داشت کو تازہ کرنے کے لئے اس وقت کی دیگر فائلوں کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ بھارتی مسلح افواج نے لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے تک پہنچنے والے سکھ کو وقت سے بہت پہلے ریٹائر کر دیا ہے اور بھارتی حکمران دوسرے سکھ سرکاری ملازمین کو بھی اپنے انتقام کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب میں ۱۷، منشیات کا دھندہ کرنے والے پاکستانیوں کے سر قلم کئے جائیں گے۔ لیکن ابھی ان کے مقدمات سعودی عدالتوں میں چل رہے ہیں اور عدالتوں کے فیصلے کے بعد ہی یہ کارروائی کی جائے گی۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ وہ بطور صدر آئین کے مطابق اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں اور آئینی تقاضوں کے مطابق صدر اور وزیر اعظم کے درمیان ورکنگ ریلیشن شپ کے لئے ضرورت پڑی تو وہ وزیراعظم کو طلب کرلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صدر اور وزیراعظم کے دائرہ کار کا تعین آئین میں موجود ہے

○ بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں پاکستان کی سفیر عابدہ حسین صدر اور وزیر اعظم کے درمیان مفاہمت کرانے آئی ہیں۔

○ روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ روسی بحران کی جڑیں متضاد آئین میں ہیں ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بحران کو یکجہتی اور خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ دور کیا جائے۔

○ انڈونیشیا کی سابق خاتون اول دیوی سوئیکارنو نے ۲۶ دن جیل میں رہ کر رہائی پانے کے بعد کہا ہے کہ یہ ۲۶ دن انہوں نے جیل میں بڑے مزے سے کاٹے۔ اب وہ ایک آزاد خاتون ہیں جیل میں قیام کرنے کا انہیں بیش قیمت تجربہ حاصل ہوا ہے۔

○ جان میجر وزیراعظم برطانیہ نے نام لبریشن فرنٹ کے خط کے جواب میں کہا گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان بات چیت کے ذریعے مسئلہ حل کریں۔ برطانیہ کشمیر میں رائے شماری کی حمایت نہیں کر سکتا۔

○ اردن نے کہا ہے کہ فلسطینیوں کی شمولیت کے بغیر اردن امن مذاکرات میں شریک نہیں ہوگا۔ شاہ حسین کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا ہے کہ میں نہیں سمجھتا کہ فلسطینیوں کی غیر موجودگی میں مسئلہ فلسطین حل ہو سکتا ہے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔


## HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

| INTERNATIONAL NAME | قیمت | اردو نام |
|---|---|---|
| ASTHMA COURSE | ۶۵/- | دمہ کورس |
| BODY BUILDING COURSE | ۱۰۰/- | باڈی بلڈنگ کورس |
| DIABETES COURSE | ۸۰/- | شوگر کورس |
| DWARFISHNESS COURSE | ۱۰۰/- | چھوٹا قد کورس |
| EYESIGHT COURSE | ۸۵/- | کمزوری نظر کورس |
| HYPERTENTION COURSE | ۱۸۰/- | ہائی بلڈ پریشر کورس |
| KIDNEY STONE COURSE | ۱۸۵/- | پتھری گردہ کورس |
| LEUCODERMA COURSE | ۱۰۰/- | پھلبہری کورس |
| MYOPIA COURSE | ۸۵/- | کمزوری نظر دور کورس |
| OBESITY COURSE | ۱۰۰/- | موٹاپا کورس |
| PILES COURSE | ۴۵/- | بواسیر کورس |
| STERILITY COURSE | ۱۰۰/- | بانجھ پن کورس |
| T. B. COURSE | ۵۰/- | تپدق کورس |

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:۔ کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ کنری: بلال میڈیکل سٹور۔ ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ گوجرانوالہ: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج۔ سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس۔ ریلوے روڈ۔ کمیٹی بازار۔ حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ واہ کینٹ: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن۔ غلام نبی روڈ۔ پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ ساہیوال: خان ہومیو کلینک۔ نزد ڈی ہسپتال۔ راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔ گجرات: شاہین ہومیو پیتھک سٹور۔ فیصل گیٹ۔ حیدرآباد: روبی میڈیکل سٹور۔ چھوٹی گھٹی۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۴۲۱/۶۰۶



حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- ، ۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) — ۱۵۰/- روپے

زدجامِ عشق خاص — ۴۸۰/- روپے

روشن کاجل — ۵/- روپے

تریاقِ معدہ — ۱۰/- روپے ، ۲۰/- روپے

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

NASIR ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون ۶۳۴-۵۳۴ (۰۴۵۲۴)